S-2003-5-386-389

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2003 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

نیو انڈیا اشورینس کمپنی لمیٹڈ۔
بنام۔
اے۔ کے۔ سیکسینا

7 نومبر 2003

ایس این واریوا اور ڈاکٹر اے آر لکشمن، جسٹس۔

ایڈوکیٹ-فیس کا دعوی-کلائنٹ کے کاغذات روکنا-ایڈوکیٹ جو فریق کے وکیل کے طور پر فارغ ہونے کے لیے عدالت کی اجازت چاہتا ہے-یہ کہتے ہوئے کہ وہ موکل کی فیس کی ادائیگی پر اس کے کاغذات واپس کر دے گا-عدالت عالیہ نے فارغ ہونے کے لیے اجازت دے دی اور فریق کو ایڈوکیٹ کی پوری فیس ادا کرنے کی ہدایت دی-منعقد ہوا، یہ عدالت عظمیٰ کے لیے نہیں ہے، کیونکہ یہ عدالت عالیہ کے لیے نہیں تھا، حقیقت کے متدعویہ سوال پر فیصلہ سنانا-عدالت عالیہ کو وہ ہدایات نہیں دینی چاہئیں تھیں جو اس نے دی تھیں کیونکہ جب عدالت عالیہ نے حکم منظور کیا تھا، وکیل کی فیس کے دعوے کے حوالے سے ایک تحریری درخواست اس کے سامنے زیر التوا تھی-وکیل کے لیے اپنی فیس کی وصولی کے لیے مناسب کارروائی دائر کرنے کے لیے کھلا ہو-ایڈوکیٹ-مؤکل کے کاغذات پر حق۔

آر ڈی سکسینہ بنام بلرام پرساد شرما، (2000) 7 ایس سی سی 264، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2003 کی دیوانی اپیل نمبر 8957۔

سی۔ایم۔ درخواست نمبر 97056/2001 میں او اے نمبر 24 آف 1999 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 3.4.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ڈاکٹر اے ایم سنگھوی، جے آر میدھا اور پرنب کمار ملک۔

جواب دہندہ کے لیے پرمود سوروپ، محترمہ پرینا سوروپ اور پروین سوروپ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا: اجازت دی گئی۔

یہ اپیل عدالت عالیہ کے 3 اپریل 2002 کے فیصلے کے خلاف ہے۔ مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندہ اپیل گزاروں کے پینل میں ایک وکیل تھا۔ اس طرح کئی معاملات اسے تفویض کیے جاتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندگان اور جواب دہندہ کے درمیان کچھ تنازعہ پیدا ہوا جس کے نتیجے میں جواب دہندہ سے تمام کاغذات واپس کرنے کو کہا

گیا۔ جواب دہندہ کاغذات واپس کرنے کے لیے تیار تھا بشرطیکہ اس کی تمام فیس ادا کر دی گئی ہو۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب 1999 کے آرڈر نمبر 24 کی اپیل عدالت عالیہ کے بورڈ میں تھی، تو جواب دہندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے یہ کہتے ہوئے درخواست دائر کی کہ اسے فائلیں واپس کرنے کے لیے کہا گیا ہے اور اس لیے اسے اپنی پوری فیس کی ادائیگی پر فارغ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کی درخواست پر، عدالت عالیہ نے پہلے کے فیصلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:

"اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلوں کے پیش نظر، سری اے کے سکسینہ کی درخواست کی اجازت دی جاتی ہے اور اسے اپیل کنندہ کے وکیل کے طور پر فارغ ہونے کی اجازت دی جاتی ہے۔ تاہم، اپیل کنندہ نیو انڈیا ایشورنس کمپنی لمیٹڈ اپنی پوری فیس ادا کرے گا۔ مکمل فیس کی ادائیگی پر، وہ خط ضمیمہ 2 میں اپیل کنندہ کمپنی کی ضرورت کے مطابق فائلیں فوری طور پر واپس کر دے گا۔"

اس اپیل کے دائر ہونے کے بعد، 9 اکتوبر 2003 کے ایک حکم کے ذریعے، اس عدالت نے جواب دہندہ کو تمام فائلیں واپس کرنے کی ہدایت کی۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ تمام فائلیں واپس کر دی گئی ہیں۔ جواب دہندہ کے فاضل وکیل کا اصرار ہے کہ تمام معاملات کی مکمل فیس اسے ادا کی جانی چاہیے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کا کہنا ہے کہ جواب دہندہ کو کوئی فیس ادا نہیں کی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں، یہ اس عدالت کے لیے نہیں ہے، کیونکہ حقیقت کے اس طرح کے متدعویہ سوال پر فیصلہ سنانا عدالت عالیہ کے لیے نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کو وہ ہدایات نہیں دینی چاہئیں تھیں جو اس نے دی تھیں کیونکہ جب عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم منظور کیا تھا، 2001 کی تحریری درخواست نمبر 27380 زیر التوا تھی۔ اس تحریری درخواست میں جواب دہندہ نے اپنی فیس کی ادائیگی کا دعوی کیا تھا۔

یہ مقدمہ مکمل طور پر آر ڈی سکسینہ بنام بلرام پرساد شرما (2000) 7 ایس سی سی 264 میں رپورٹ کردہ اس عدالت کے فیصلے سے احاطہ کرتا ہے جس میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ وکلاء کو اپنے مؤکلوں کے کاغذات پر کوئی حق نہیں ہے۔ یہ مانا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ وکیل بلا محنتانہ معاوضے کے لیے قانونی علاج کا سہارا لے سکتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مدعی کا فائلیں اسے واپس کرنے کا حق وکیل کے پیشہ ورانہ فرض کا ایک اہم منصب ہے اور فیس سے متعلق تنازعہ عدالت میں مناسب کارروائی میں طے کیا جائے گا۔

ہم اس سوال میں نہیں جاتے کہ جواب دہندہ کو فیس ادا کی جاتی ہے یا نہیں۔ جواب دہندہ کے لیے اپنی فیس کی وصولی کے لیے مناسب کارروائی دائر کرنا کھلا رہے گا۔ یہ حقیقت کہ، متنازعہ حکم کی وجہ سے، اس نے اپنی سابقہ تحریری درخواست واپس لے لی ہے، اسے کوئی دوسری مناسب کارروائی دائر کرنے سے نہیں روکے گی۔ مذکورہ بالا کے پیش نظر، اعتراض شدہ آرڈر کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document